بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۴ | ۲۷ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۲۷ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۲۷ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۷۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۶ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

قادیان ۲۶ ماہ وفا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں

آج صبح بھی کافی بارش ہوئی۔ کثرت باراں کی وجہ سے اکثر سڑکیں اور راستے زیر آب ہیں بعض مکانات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کی برکات سے پوری طرح فائدہ اُٹھانا چاہیئے

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رمضان شریف کا مبارک مہینہ قریب آرہا ہے۔ تین چار دنوں تک شروع ہو جائیگا یہ ایک نہایت ہی مبارک مہینہ ہے جو مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو روزوں کو ان کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں روزے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرہ) یعنی اے مسلمانو تم پر ہی یہ روزے فرض نہیں کئے گئے۔ بلکہ تم سے پہلے جو قومیں گزری ہیں۔ ان پر بھی یہ فرض کئے گئے تھے۔ ان کی غرض یہ ہے لعلکم تتقون تاکہ تم بچو۔ تتقون کے دو معنے ہیں ایک ہیں تکلیف اور دکھ سے بچنا۔ انسان جب پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھتا ہے تو یہ روزے اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان گناہوں کے نتیجہ میں جو سزا اسے ملنے والی تھی۔ اس سے وہ بچ جاتا ہے۔ یہ روزوں کا کوئی کم فائدہ نہیں ہے۔ کہ انسان ان کے ذریعہ اپنے گناہ بخشوا لیتا ہے۔ اور ان گناہوں کے نتیجہ میں جو تکلیف اور دکھ اسے ملنے والا تھا اس سے بچ جاتا ہے

دوسرے معنے تتقون کے گناہ سے بچنے کے ہیں۔ رمضان میں انسان کو اللہ تعالےٰ کے حکم اور اس کی رضا کی خاطر بعض ایسے کاموں سے بھی پرہیز کرنی پڑتی ہے۔ جو دوسرے وقت میں اس کے لئے جائز اور حلال ہوتے ہیں۔ تیس دن تک جب انسان اللہ تعالےٰ کے حکم سے جائز باتوں سے بھی پرہیز کرتا ہے۔ تو اس کے بعد اسکے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے حرام کردہ چیزوں سے بچنا بہت ہی آسان ہو جاتا ہے۔ جب کوئی ناجائز کام اس کے سامنے آتا ہے۔ تو وہ فوراً یہ محسوس کر لیتا ہے کہ جب میں اللہ تعالےٰ کی خاطر حلال چیزوں کو ترک کرتا رہا ہوں۔ تو اب حرام ناجائز اور اللہ تعالےٰ کو ناراض کرنے والی باتوں سے بچنا تو بدرجہ اولےٰ میرا فرض ہے۔ اس طرح روزے رکھنے کی وجہ سے وہ بہت سے گناہوں کو چھوڑنے پر قادر ہو سکتا ہے

ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھ کر بری باتوں سے نہیں بچتا۔ اس کا روزہ اسکے لئے کسی فائدہ کا موجب نہیں اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اسی وقت روزہ کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ جبکہ انسان اپنی زبان اپنے ہاتھ اور دوسرے ہر عضو کو بھی خدا تعالےٰ کو ناراض کرنے والے افعال اور حرکات سے بچائے رکھے۔

پھر روزے کے ذریعہ دنیا میں فتنہ و فساد مٹتا ہے۔ اور اسکی جگہ امن اور صلح کی فضا قائم ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ رکھ کر ہر قسم کے فتنہ و فساد سے بچو حتیٰ کہ اگر کوئی شخص تم سے لڑے تو کہدو کہ انی صائم۔ میں روزے سے ہوں۔ اس لئے میں لڑائی کے مقابلہ میں صلح قائم کرنے کی ہی کوشش کرونگا۔ غرض روزے کے ذریعہ اللہ تعالےٰ انسان کو صلح اور محبت سے رہنے کی بھی مشق کراتا ہے۔

پھر ایک فائدہ روزے سے یہ حاصل ہوتا ہے۔ کہ انسان کو فاقہ زدوں کی تکلیف اور دکھ کا احساس ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود بھوکا نہ رہا ہو۔ تو کبھی اچھی طرح ایک بھوکے انسان کی تکلیف کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ لیکن روزے کے ذریعے جب اسے خود بھوک کی تکلیف کا تجربہ ہو جاتا ہے تو پھر اسکے دل میں غربا کی ہمدردی کا جوش پیدا ہوتا ہے۔ پس روزہ ہمیں بنی نوع انسان کی ہمدردی اور مدد کا سبق بھی دیتا ہے۔ غربا کی ہمدردی کا روزے سے جو تعلق ہے وہ اس بات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر انسان بیماری یا کمزوری کیوجہ سے روزے رکھنے سے معذور ہو تو اسے روزہ کے قائمقام کے طور پر غربا اور مساکین کو کھانا کھلانے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس روزہ اصل میں غربا کی ہمدردی اور ان کی مدد کرنے کا احساس انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ اور یہ روزے کی ایک اہم غرض ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے کہ ویسے تو آپ ہمیشہ ہی خیرات کرتے رہتے تھے۔ لیکن رمضان میں آپ کی خیرات تیز ہوا سے بھی زیادہ زور پکڑ لیتی تھی۔ پس ان روزوں میں خصوصیت سے ہمیں غربا و مساکین کی ہمدردی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔ میں ایک اور امر کیطرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر رمضان میں انسان کو چاہیئے کہ اپنی کوئی ایک کمزوری

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

مرکز تثلیث میں توحید کی منادی

رپورٹ احمدیہ مشن لنڈن ماہ جون ۱۹۴۶ء

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مولوی فاضل مجاہد لنڈن)

تقسیم ٹریکٹ اور زبانی تبلیغ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ماہ لنڈن شہر میں ٹریکٹ تقسیم کرنے کا کام ایک معین سکیم کے مطابق کافی وسیع حلقہ میں سرانجام دیا گیا۔ شہر کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ میں ۱۲-۱۲ خاص مقامات ایسے طریق سے نقشہ کو دیکھ کر منتخب کئے گئے۔ کہ وہ ترتیب کے ساتھ ایک سلک میں واقع ہوں۔ اور پروگرام کے مطابق سہولت کے ساتھ وہاں تبلیغ کا کام کیا جا سکے۔ اس سکیم کے مطابق واقفین کے ۴ گروپوں نے اپنے اپنے علاقہ میں ٹریکٹ تقسیم کرنے کا کام کیا۔ جو ٹریکٹ ان علاقوں میں تقسیم کیا گیا اس کا عنوان A Challenge To The Church (چرچ کے نام چیلنج) ہے "قبر مسیح" کے ٹریکٹ کے بعد یہ دوسرا ٹریکٹ ہے۔ جو گذشتہ ماہ مولانا شمس صاحب نے تحریر فرمایا۔ اس میں قبر مسیح کا بلاک فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۷ ہزار کے قریب اسکی اشاعت ہوئی۔ ٹریکٹ کی تقسیم میں جہاں زبانی تبلیغ کرنے کے مواقع میسر آئے وہاں زبانی تبلیغ بھی کی۔ اور لوگوں کو اسلامی تعلیم اور مسائل سے آگاہ کیا۔

وکٹری پریڈ کے موقعہ پر تبلیغ احمدیت اور ایک کینیڈین نوجوان کا قبول اسلام

اس ماہ کا ایک خاص واقعہ جس نے لنڈن کے رہنے والوں میں ایک حرکت سی پیدا کی۔ ۸ جون کی وکٹری پریڈ ہے۔ جسے اہالیان لنڈن نے نہایت اہتمام سے منایا۔ مختلف ممالک اور اقوام کے افراد نے اس میں حصہ لیا۔ دور دور سے لوگ اسے دیکھنے کے لئے آئے۔ اخبارات نے اس ہجوم کا اندازہ ۹۰ لاکھ کے قریب لگایا ہے۔ اس موقعہ پر جہاں ایک مادی فتح کی تقریب منائی جارہی تھی۔ روحانی اور حقیقی فتح کے حصول کی طرف بھی لوگوں کو متوجہ کرنے کا سامان کیا گیا۔ اس دن کے لئے مولانا شمس صاحب نے ایک ٹریکٹ "وکٹری آف اسلام" لکھا تھا۔ جسے پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اسے مختلف مقامات پر تقسیم کرنے کے لئے ۸ گروپ بنائے۔ جنہوں نے اس تقسیم کے کام کو عمدگی سے سرانجام دیا۔ اس کا اثر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا رہا۔ خدا نے ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالنے کا سامان کر دیا۔ چنانچہ اس کا ایک ثبوت جلد ہی کینیڈین ایئر فورس کے ایک دوست مسٹر پی۔ سی وڈ مر (اسلامی نام نور الدین) کے اسلام لانے سے مل گیا۔ جو اسی ٹریکٹ کو دیکھ کر مسجد میں تشریف لائے۔ فطرت نیک تھی۔ جلدی اسلام قبول کر لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

ہائیڈ پارک میں لیکچروں کا سلسلہ

ہائیڈ پارک میں جہاں بالعموم دوپہر کے بعد سے آدھی رات گئے تک ہر قسم کے لوگوں کا ایک ہجوم لگا رہتا ہے۔ وکٹری پریڈ کی وجہ سے اور بھی رونق ہو گئی۔ مختلف ممالک کے افراد تفریح طبع کے لئے یہاں آتے ہیں۔ جن سے آزادی کے ساتھ ملاقات اور گفتگو کی جا سکتی ہے۔ اس موقع سے پورا فائدہ اٹھایا گیا۔ قریباً روزانہ ہی اتوار کے بعد وہاں جانے کا پروگرام رہا۔ لوگوں سے سلسلہ گفتگو کافی دیر تک جاری رہتا رہا۔ زبانی گفتگو کے علاوہ پارک کے گیٹ پر آنے جانے والوں کو ٹریکٹ بھی دیئے جاتے۔ ہائیڈ پارک کے تبلیغی پروگرام میں مولوی غلام احمد صاحب بشیر نے خاص طور پر حصہ لیا۔ اور اکثر اوقات رات کے گیارہ گیارہ بجے تک گفتگو ہوتی رہی۔

انفرادی گفتگو بھی اپنا ایک حلقہ ضرور پیدا کر لیتی ہے۔ مگر تقریر کے ذریعہ سننے والوں کا اور بھی وسیع حلقہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جو دوسرے رنگ کی گفتگو سے زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ صورت بھی کامیابی کے ساتھ جاری رہی۔ مولانا شمس صاحب کی علمی قابلیت سے وہ لوگ جو اکثر پارک میں آنے والے ہیں خوب واقف ہیں۔ آپ کی تقریر کو سننے کے لئے شوق سے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک موقعہ پر آپ نے فضیلت اسلام پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اور اس کے افضل ہونے کے دلائل بیان کئے۔ بعد میں سوال و جواب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو گیا۔ قریباً اڑھائی گھنٹہ تک یہ گفتگو جاری رہی۔ جس شخص نے بھی سوال کیا۔ تسلی بخش جواب پایا۔ اور آخر خاموش ہو گیا۔ خصوصاً آپ نے ایک دہریہ کی جس نے خدا کی ذات پر اعتراض کیا تھا۔ خوب خبر لی اور اسے بالکل خاموش کر دیا۔

برادرم شیخ ناصر احمد صاحب نے ۲ دفعہ مختلف مواقع پر تقاریر کیں۔ جن میں مختلف مضامین مثلاً اسلام میں عورت کی حیثیت مسیح علیہ السلام کی طبعی وفات۔ مصلح کی ضرورت۔ پیشگوئی مصلح موعود آپ کے کشوف و رؤیا و دیگر مضامین کو بیان کیا۔ اور سوالات کے جواب دیئے۔ برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے New World Order پر تقریر کی۔ اور پھر دیر تک لوگوں کے سوالات کے جواب دیتے رہے۔ برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے فضیلت اسلام بمقابلہ عیسائیت اور مسیح علیہ السلام کے صلیبی واقعہ کو بیان کیا۔ اور متعدد سوالات کے جواب دیئے۔ خاکسار کو بھی دو دفعہ تقریر کا موقعہ ملا۔

ایک دلچسپ واقعہ

ایک واقعہ کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور خاکسار نے ایک دفعہ ایک پادری پر ایسے سوالات کئے کہ وہ لاجواب ہو گیا۔ آخر وہ ایک ضروری کام کا بہانہ بنا کر اور اپنی چوکی جس پر کھڑا وہ تقریر کر رہا تھا۔ ہمارے سپرد کر کے چلا گیا۔ جسے تقریر کے لئے پھر ہم نے بعد میں استعمال کیا۔

ہائیڈ پارک کی تبلیغ میں مسٹر بشیر احمد آرچرڈ نے بھی خوب اخلاص سے حصہ لیا۔ جس کا اظہار مختلف رنگوں میں دیکھنے میں آیا۔ بعض دفعہ وہ اکیلے ٹریکٹ وغیرہ لیکر ہائیڈ پارک کی طرف جاتے اور لوگوں سے مذہبی سلسلہ گفتگو شروع کر دیتے۔ اور دیر تک سوالات کے جوابات دیتے رہتے۔ جہاں تقریر کا مناسب موقعہ معلوم ہوا وہاں کرسی پر کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دیتے۔ اس ایک ماہ میں سات آٹھ کے قریب تقاریر انہوں نے کیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

لنڈن سے باہر تبلیغ

تبلیغ کا کام سکیم کے مطابق جہاں لنڈن شہر میں عملی صورت اختیار کر رہا ہے۔ وہاں لنڈن سے باہر بھی جہاں تک حالات اجازت دیتے ہیں یہ کوشش جاری ہے۔ اس عرصہ میں مولانا شمس صاحب نے دو سفر اختیار کئے۔ ایک دفعہ آپ مانچسٹر تشریف لے گئے۔ اور دوسرے موقعہ پر کارڈول جہاں مناسب موقع پر آپ نے یہ کام سرانجام دیا۔*

* اس کے علاوہ لنڈن کے Suburbs میں دو اور مقامات ہیمپٹن کورٹ اور Bradford میں بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور وہاں ٹریکٹ تقسیم کئے۔

خدام سے بعض ضروری گذارشات

(از صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ ہمارے امام (ایدہ اللہ) کی نئی ہدایات (خدام الاحمدیہ کے نئے سات سالہ دور کا پروگرام) پر ایک سال گذرنے کو ہے۔ آئندہ اجتماع پر ہمارا پہلا امتحان ہوگا۔ پس قیادتوں اور زعامتوں کو اب بھی ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور مذکورہ پروگرام کے آخر میں خلاصہ کے طور پر جو چھتیس باتیں درج ہیں۔ ان کی روشنی میں مکمل تیاری کے بعد اجتماع میں شریک ہونا چاہیئے۔ تا اپنے پیارے امام کے سامنے ہمیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

آج خصوصیت کے ساتھ میں شق نمبر بتیس ۳۲ اور تینتیس ۳۳ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ قیادتیں اپنے نمائندوں کے ہاتھ اپنا ریکارڈ بھجوائیں۔ جو اجتماع کے موقعہ پر سنایا جائیگا۔ یہ ریکارڈ مختصر اور صرف اعداد و شمار تک محدود ہونا چاہیئے۔ اور اس کے مطابق ایک "نقشہ مقابلہ" حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ اگر اب بھی دیانتداری کے ساتھ کام کی طرف توجہ دی جائے۔ تو امید ہے کہ ہم بہت حد تک شرمندگی سے محفوظ رہ سکیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء و باللہ التوفیق۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

چالیسویں پارہ کی ایک سورۃ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

مجھے ہمیشہ سے یہ شوق تھا۔ کہ قرآن کے گمشدہ دس پاروں کا (بقول شیعہ اصحاب) کچھ پتہ لگے۔ پورے نہ سہی ایک سورت ہی سہی۔ پٹنہ لائبریری اور حیدر آباد لائبریری میں بھی کوشش کی۔ مگر کچھ پتہ نہ لگا۔ آج اتفاقاً مجھے ایک کتاب مل گئی۔ جس میں اس گمشدہ حصہ قرآن کی ایک سورۃ پوری کی پوری نقل کی گئی ہے ایسی سورتیں بقول مدعیان چہل پارہ مصحف عثمانی میں سے حضرت عثمان نے نکال دی تھیں۔ اور یہ وہ سورتیں تھیں، جن میں حضرت علی کرم اللہ وجہ اور ان کی اولاد کی تعریف جناب الٰہی نے بیان فرمائی تھی۔ جس کتاب میں سے یہ سورت لی گئی ہے۔ اس کا نام دبستان مذاہب ہے، جو قریباً تین سو سال ہوئے فارسی زبان میں مختلف مذاہب کے بارہ میں لکھی گئی تھی۔

اس "سورۃ" کے الفاظ اور عربی کا لطف وہی صاحب اٹھا سکتے ہیں۔ جو عربی دان ہوں۔ اور قرآن مجید کا مطالعہ کرتے رہتے ہوں۔ لیکن صرف ترجمہ پڑھکر بھی ایک سمجھدار انسان یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ اگر یہی نمونہ ان دس سیپاروں کا ہے جو دشمنان اہلبیت نے قرآن میں سے خارج کر دیئے تھے۔ تو ہم کو ان خارج کنندگان کا مشکور اور مرہون منت ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے مصحف پاک کے ایسے الحاق حصہ کو خارج کیا ہے۔ جس کی موجودگی قرآن مجید اور عربی زبان دونو کے لئے موجب شرم تھی۔ واقعی ایسی عبارت جس کی ژولیدہ بیانی نقالی جعلی سرقہ، لغویت، تعصب اور بیہودگی اظہر من الشمس ہے۔ اور جس کے مضامین قرآن مجید کے پاک واضح اور مطہر بیانات کے مخالف پڑے ہوئے ہیں اسی قابل تھی کہ تیرہ صدیوں سے مدعیان چہل پارہ اسے چھپاتے پھرتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آجکل عام طور پر شیعہ علماء بھی مصحف عثمانی پر ہی اپنے ایمان کا انحصار رکھتے ہیں۔ میری طرح بہت سے ہمارے احباب کو بھی ان گمشدہ حصص قرآن کے دیکھنے کا شوق ہوگا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ میں اس جعلی سورۃ کو بمعہ ترجمہ شائع کردوں۔ تاکہ لوگوں کو پتہ لگ جائے۔ کہ ان پاروں کی حقیقت کیا ہے، جنہیں امام غائب اپنے ہمراہ غار سرمن رائے میں لئے بیٹھے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا ایہا الذین آمنوا آمنوا بالنورین انزلناهما یتلوان علیکم آیاتی و یحذرانکم عذاب یوم عظیم ○ نوران بعضهما من بعض و انا السمیع العلیم ○ ان الذین یوفون بعهد الله و رسوله فی آیات لهم جنات نعیم ○ والذین کفروا من بعد ما آمنوا بنقضهم میثاقهم وما عاهدهم الرسول علیه یقذفون فی الجحیم ○ ظلموا انفسهم و عصوا لوصی الرسول اولئک یسقون من حمیم ○ ان الله الذی نور السموات والارض بما شاء واصطفی من الملائکة والرسل وجعل من المومنین ○ اولئک فی خلقه۔ یفعل الله ما یشاء لا اله الا هو الرحمٰن الرحیم ○ قد مکر الذین من قبلهم برسلهم فاخذتهم بمکرهم ان اخذی شدید الیم ○ ان الله قد اهلک عاداً و ثمود بما کسبوا وجعلهم لکم تذکرة فلا تتقون ○ و فرعون بما طغی علی موسیٰ و اخیه هارون اغرقته ومن تبعه اجمعین ○ لیکون لکم آیة وان اکثرکم فاسقون ○ ان الله یجمعهم فی یوم الحشر فلا یستطیعون الجواب حین یسئلون ○ ان الجحیم ماواهم و ان الله علیم حکیم ○ یا ایها الرسول بلغ انذاری فسوف یعلمون ○ قد خسر الذین کانوا عن آیاتی و حکمی معرضون ○ مثل الذین یوفون بعهدک انی جزیتهم جنات النعیم ○ ان الله لذو مغفرة و اجر عظیم ○ وان علیاً من المتقین ○ وانا لنوفیه حقه یوم الدین ○ ما نحن عن ظلمه بغافلین ○ وکرمناه علی اهلک اجمعین۔ فانه و ذریته لصابرون ○ وان عدوهم امام المجرمین ○ قل للذین کفروا بعد ما آمنوا طلبتم زینة الحیوٰة الدنیا واستعجلتم بها ونسیتم ما وعدکم الله ورسوله ونقضتم العهود من بعد توکیدها۔ وقد ضربنا لکم الامثال لعلکم تهتدون ○ یا ایها الرسول قد انزلنا الیک آیات بینات فیها من یتوفه مومناً ومن یتولّه من بعدک یظهرون ○ فاعرض عنهم انهم معرضون ○ انا لهم محضرون فی یوم لا یغنی عنهم شیء وهم لا یرحمون ○ ان لهم فی جهنم مقاماً عنه لا یعدلون ○ فسبح باسم ربک وکن من الساجدین ○ ولقد ارسلنا موسیٰ و هارون بما استخلفا فبغوا هارون فصبر جمیل ○ فجعلنا منهم القردة والخنازیر ولعنّاهم الی یوم یبعثون ○ فاصبر فسوف یبصرون ○ ولقد آتینا بک الحکم کالذین من قبلک من المرسلین ○ وجعلنا لک منهم وصیاً لعلهم یرجعون ○ ومن یتول عن امری فانی مرجعه فلیتمتعوا بکفرهم قلیلاً فلا تسأل عن الناکثین ○ یا ایها الرسول قد جعلنا لک فی اعناق الذین آمنوا عهداً فخذه وکن من الشاکرین ○ ان علیاً قانتاً باللیل ساجداً یحذر الآخرة و یرجوا ثواب ربه ط قل هل یستوی الذین ظلموا وهم بعذابی یعلمون ○ سیجعل الاغلال فی اعناقهم وهم علی اعمالهم یندمون ○ انا بشرناک بذریته الصالحین وانهم لامرنا لا یخلفون ○ فعلیهم منی صلوات و رحمة احیاء و امواتاً یوم یبعثون ○ وعلی الذین یبغون علیهم من بعدک غضبی انهم قوم سوء خاسرین ○ وعلی الذین سلکوا مسلکهم منی رحمة وهم فی الغرفات آمنون ○ والحمد لله رب العالمین ○

ترجمہ

"اے مومنو تم ایمان لاؤ ان دو نوروں پر جن کو ہم نے اتارا۔ جو ہماری آیتوں کو تمہارے سامنے پڑھتے ہیں۔ اور وہ دونوں تم کو بڑے دن کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔ یہ دونوں نور ایک دوسرے سے تعلق ہیں۔ اور میں سننے والا اور جاننے والا ہوں۔ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے اس عہد کو پورا کرتے ہیں۔ جو ان آیتوں میں ہیں۔ ان کے لئے نعمتوں والی جنتیں ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا اپنا عہد توڑ کر اور جس پر رسول نے ان سے عہد لیا تھا۔ وہ دوزخ میں ڈالے جائینگے۔ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور اس رسول کے وصی کی نافرمانی کی ہے۔ یہی لوگ ہیں، جن کو گرم پانی پلایا جائیگا۔ اللہ وہ ذات ہے، جس نے آسمانوں اور زمینوں کو روشن کیا۔ جس سے چاہا۔ اور فرشتوں اور رسولوں میں سے بعض کو منتخب کیا۔ اور انکو مومن بنایا۔ یہ لوگ اسکی مخلوق میں ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اسکے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔ البتہ ان لوگوں سے پہلے بھی لوگوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کیا تھا۔ تو میں نے انکو ان کے مکر کی وجہ سے یقیناً میری پکڑ سخت دردناک ہے۔

اللہ تعالےٰ نے عاد اور ثمود کو بسبب ان کے اعمال کے ہلاک کر دیا۔ اور ان کو تمہارے لئے باعث نصیحت بنایا۔ کیا تم ڈرتے نہیں۔ اور فرعون کو بسبب اس کے کہ اس نے سرکشی کی تھی۔ موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون سے میں نے غرق کر دیا اس کو اور اس کے سارے پیروؤں کو تاکہ یہ بات تمہارے لئے بطور نشان کے ہو۔ اور تم میں سے اکثر فاسق ہیں۔ اللہ ان کو حشر کے دن جمع کرے گا۔ پس وہ جواب نہ دے سکیں گے۔ جب ان سے سوال ہوگا۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اے رسول تو میرا ڈراوا پہنچا دے۔ عنقریب یہ جان لینگے کہ ان لوگوں نے نقصان اٹھایا۔ جو میری آیتوں اور حکم سے روگردان تھے۔ مثال ان لوگوں کی جو تیرے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ میں نے ان کو بدلہ میں دی ہیں جنتیں نعمتوں والی۔ اللہ بخشنے والا اور اجر عظیم کا مالک ہے۔ اور یقیناً علی پرہیزگاروں میں سے ہے۔ اور ہم قیامت کے دن اس کو اس کا حق پورا دیں گے۔ اور ہم اس پر ظلم سے غافل نہیں ہیں۔ اور ہم نے بزرگی دی ہے اس کو تیرے تمام اہل بیت پر کیونکہ وہ اور اس کی اولاد صابر ہیں۔ اور ان کا دشمن مجرموں کا لیڈر ہے۔ اے محمدؐ تو ان لوگوں سے جو ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے ہیں۔ کہدے کہ تم نے دنیا کی زینت کو طلب کیا ہے۔ اور جلدی کی ہے۔ اس کے حاصل کرنے میں اور تم بھول گئے وہ جس کا اللہ اور رسول نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ اور توڑ ڈالا تم نے عہدوں کو ان کے مضبوط کرنے کے بعد۔ اور ہم نے تمہارے بارے میں مثالیں بیان کر دی تھیں۔ تاکہ تم ہدایت پاتے۔ اے رسول ہم نے تیری طرف کھلی نشانیاں نازل کی ہیں۔ ان میں یہ بات بھی ہے۔ کہ کون تیرے بعد مومن مرے گا۔ اور کون ظالم ہو جائیگا۔ تیرے بعد غالب ہو کر۔ پس منہ پھیر لے ان لوگوں سے کیونکہ وہ بھی منہ پھیر لینے والے ہیں۔ ہم ان کے سامنے موجود ہوں گے۔ اس دن جب کوئی چیز ان کے کام نہ آئیگی۔ اور نہ ان پر رحم کیا جائیگا۔ ان کے لئے جہنم میں ٹھیرنا ہوگا۔ ایسا مقام جس سے وہ دور نہ ہو سکیں گے۔ پس تسبیح کر اپنے رب کے نام کی۔ اور فرمانبرداروں میں سے ہو جا۔ اور ہم نے ہی موسیٰ اور ہارون کو بھیجا ساتھ خلافت کے۔ مگر لوگوں نے ہارون سے بغاوت کی۔ پس صبر اچھا ہے۔ اسی لئے ہم نے ان لوگوں میں سے بعض کو بندر اور سؤر بنا دیا۔ اور ان پر قیامت تک لعنت ڈال دی۔ پس تو صبر کر۔ اور یہ لوگ جلدی دیکھ لیں گے اور ہم نے تجھ کو حکومت دی پہلے رسولوں کی طرح اور تیرے لئے ان میں سے ایک وصی بنایا تاکہ وہ رجوع کریں۔ اور جو میرے حکم سے منہ پھیرے گا پس میں بھی اسے پھیر دوں گا۔ پس اپنے کفر سے کچھ فائدہ حاصل کر لیں۔ اور تجھ سے بدعہدوں کی بابت نہیں پوچھا جائیگا۔ اے رسول ہم نے مومنوں کے گلے میں تیرا عہد ڈال دیا ہے۔ سو تو اس پر قائم رہ اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔ یقیناً علی فرمانبردار ہے اور راتوں کو سجدہ کرنے والا ہے وہ آخرت کا خوف رکھتا ہے۔ اور اپنے رب کے ثواب کی امید رکھتا ہے۔ تو کہدے کیا برابر ہو سکتے ہیں ظالم لوگ اور وہ جو میرے عذاب کو جانتے ہیں۔ ان کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے۔ اور وہ اپنے اعمال پر نادم ہونگے۔ ہم تجھے بشارت دیتے ہیں نیک اولاد کی اور وہ ہمارے احکام کی مخالفت نہیں کریں گے پس ان پر میری طرف سے صلوات اور رحمت ہے زندگی میں اور مر کر جس دن وہ اٹھائے جائینگے۔ اور وہ لوگ جو بغاوت کرتے ہیں ان سے تیرے بعد ان پر میرا غضب پڑیگا۔ کیونکہ وہ بری اور نقصان اٹھانے والی قوم ہیں۔ اور ان لوگوں پر جنہوں نے ایسے لوگوں کا طریق اختیار کیا۔ میری طرف سے رحمت ہے اور وہ بالاخانوں پر امن میں ہوں گے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جو پروردگار عالمین ہے۔"

اس سورۃ میں جو مضمان اہلبیت نے بنائی ہے۔ بعض باتیں نمایاں طور پر عجیب نظر آتی ہیں۔

(۱) قرآن مجید دعویٰ کرتا ہے۔ کہ اس کو خدا نے ہی اتارا ہے۔ اور خدا ہی اس کا محافظ ہے۔ پس اگر قرآن کا یہ دعویٰ سچا ہے۔ تو پھر یہ سورۃ جعلی ہے۔ اور اگر یہ سورۃ اصلی ہے۔ تو قرآن کا دعویٰ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون (نعوذ باللہ) بالکل جھوٹا ہے۔

(۲) اس سورۃ میں اکثر فقرات کے حصے موجودہ قرآنی آیات کا سرقہ ہیں۔ اور جو حصہ سرقہ نہیں ہے۔ وہ ایسا بھونڈا۔ بعد ایا ژولیدہ لچر اور بے ہنگم ہے کہ تھوڑی سی عربی جاننے والوں کے لئے بھی یہ کیفیت اسکی اظہر من الشمس ہے۔

(۳) جو دعوے اس سورۃ میں کئے گئے ہیں۔ وہ غلط ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ علی رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصی ہیں یعنی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وصیتوں کو پورا کرنے اور عمل میں لانے والے مقرر کئے گئے ہیں۔ اگر یہ بات صحیح اور منشائے الٰہی کے مطابق ہے۔ تو بلغ ما انزل الیک کے مطابق حضرت علی رضؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر نازل شدہ قرآن کی کیوں پوری اشاعت نہیں کی۔ اور ان کا وصی مقرر کیا جانا کہاں گیا۔

(۴) اس سورۃ میں کہا گیا ہے۔ کہ مخالفان علی فرعون اور عاد و ثمود کی طرح سزا پائیں گے۔ لیکن آج تک ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ان کے ساتھی صحابہؓ نے اس سزا سے حصہ نہیں لیا۔ اور پیشگوئی ان صحابہ کی ناکامی اور سزا پانے کی غلط نکلی۔ کیونکہ فرعون اور عاد و ثمود اسی دنیا میں تباہ ہو گئے تھے۔

(۵) سوائے احمدیوں کے اکثر مسلمان مسیح جسمانی کے قائل ہیں۔ اور اس سورۃ میں لکھا ہے۔ کہ ہارون کے مخالفین کی طرح حضرت علی کے مخالفین کو بھی بندر اور سؤر بنا دیا جائیگا۔ اب بتایا جائے۔ کہ یہ مسخ کی پیشگوئی کب پوری ہوئی اور کب صحابہ میں سے بعض لوگ بندروں اور سوروں کی شکل میں تبدیل ہوئے؟ (نعوذ باللہ)

(۶) لطف یہ ہے کہ یہاں حضرت علی رضؓ کی تعریف تو کی ہے۔ مگر حضرت عمرؓ وغیرہ کو ان کا دشمن قرار دے کر پھر بھی ڈر کے مارے ان کا نام ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ اشاروں کنایوں میں ان کو برا کہا ہے۔

پیدائش عالم

ایک دوست نے اپنے خط میں پیدائش عالم کے بارہ میں دریافت کیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ موجودہ زمانہ میں زمین کی بناوٹ کے بارہ میں سائنس کی تحقیقات یہ ہے۔ کہ زمین اور دوسرے اجرام نظام شمسی ایک کرہ کے جو ابھی ٹھوس نہ ہوا تھا حصہ تھے۔ جو اس کی تیز گردش کی وجہ سے اس سے کٹ کر الگ ہو گئے۔ اور جب اس نیم سیال کرہ نے تیز گردش کی۔ تو اس کے ٹکڑے اڑ کر ادھر ادھر جا پڑے۔ اور سرد ہو کر مختلف کرے ہو گئے۔ ان کروں میں سے ایک ٹکڑا زمین تھی۔ یہ زمین بھی ایک سیال مادہ اور گرم گیسوں کا مجموعہ تھی۔ اور اسی حالت میں سورج کے گرد گھومتی تھی۔ اس کے بالائی حصہ میں ٹھنڈک پیدا ہوئی۔ اور وہ ٹھوس ہو گئی۔

علم طبقات الارض کے ماہرین کا خیال ہے۔ کہ پہلے زمین میں شدید گرمی تھی۔ گرمی کے اثرات سے پانی بنا اور پھر لاوا نکل نکل کر پہاڑوں کی صورت میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ ایک طرف سے مادہ نکل کر پہاڑ کی صورت بن گئی۔ تو دوسری طرف زمین نیچی ہو گئی۔ وہاں پر پانی جمع ہو کر سمندر بن گیا۔ اس طرح درمیانی سطح زمین ہموار ہو کر آبادی کے قابل بن گئی۔

پیدائش عالم کے بارہ میں حدیث شریف میں یوں آیا ہے۔ "کان اللہ ولم یکن شیءٌ قبلہ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السموات والارض" (مشکوٰۃ باب بدء الخلق) کہ اللہ تعالےٰ سے قبل کوئی چیز نہ تھی (کیونکہ وہ ازلی ہے) اس کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ قرآن مجید نے بھی ادھر اشارہ فرمایا ہے۔ "ھو الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام وکان عرشہ علی الماء" (ہود ع) آیت قرآنی و حدیث نبوی سے اتنا ضرور پتہ چلتا ہے۔ کہ زمین و آسمان کی پیدائش سے قبل خدائی عرش پانی پر تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے عرش کے پانی پر ہونے سے یہ مراد نہیں۔ کہ عرش کوئی مجسم چیز ہے۔ جس پر خداوند کریم جلوہ افروز ہوتا تھا۔ یا ہے کیونکہ عرش کی حدبندی خدا تعالےٰ کے محدود اور حادث ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ امر شان الوہیت کے منافی ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے۔ کہ حیات کا منبع ماء ہے۔ پس کان عرشہ علی الماء سے اس طرف اشارہ کیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کا ظہور حیات کے ذریعہ ہوا۔ یعنی عرش خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کا نام ہے۔ اور اس کا ظہور انسان کے ذریعہ ہوتا ہے۔ جو حیات کی آخری کڑی ہے۔ پس آیت قرآنی و حدیث نبوی کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا ظہور کرنا چاہا۔ تو زمین و آسمان بنانے کے بعد انسان کو پیدا کیا۔ کیونکہ انسان ہی خدائی صفات کاملہ کے ظہور کا ذریعہ ہے۔ (خاکسار شریف احمد امینی مولوی فاضل)

ویدک الہام کے متعلق چند سوال

از مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب

پہلا سوال

ویدوں کو الہامی ماننے والوں سے ہمارا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا خود ویدوں نے بھی اپنے الہامی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ اگر کہا جائے کہ نہیں! تو یہ تو مدعی سست گواہ چست بلکہ مدعی مفقود گواہ موجود والا معاملہ ٹھہرے گا۔ اور ایسی حالت میں سماج کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خواہ مخواہ ایک ایسی کتاب کو الہامی بتائے جو خود اس قسم کے دعاوی سے بے خبر اور خاموش ہو۔

بعض آریہ صاحبان بغیر سوچے سمجھے اتھروید کانڈ ۱۰ سوکت ۷ منتر ۲۰ اور اتھروید کانڈ ۱۰ سوکت ۷ منتر ۲۰ کو ویدوں کے الہامی ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ ان منتروں میں نہ صرف یہ کہ وید کے الہامی ہونے کی کوئی دلیل بیان نہیں کی۔ بلکہ ان میں ان کے الہامی ہونے کا دعویٰ تک نہیں کیا۔ ذیل میں دو منتروں کے ترجمے درج کئے جاتے ہیں تا ہمارے قول کی حرف بحرف تصدیق ہو سکے۔

پہلا منتر۔ یسما درچو اپاتکشن یجر یسمات اپاکشن سامانی یسیہ لومانی اتھروانگرسو۔ سکمبھم تم بروہی کتمہ سوِد یوسہ۔

ترجمہ:۔ بتلاؤ وہ سکنبھ (کھمبا) کونسا ہے جس سے رچاؤں کو چھیل کر نکالا۔ اور جس سے یجر کو گھس کر نکالا۔ اور سام جس کے بال یا روئیں ہیں۔ اور اتھروانگرس جس کا منہ ہے۔

یہ منتر کا لفظی ترجمہ ہے۔ ناظرین اسے پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا اس منتر میں وید کے الہامی ہونے کی کوئی دلیل بیان ہوئی ہے؟ دلیل نہ سہی دعوے ہی کیا ہو۔ کہ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھروید الیشور نے چار رشیوں پر نازل کئے۔ ظاہر ہے کہ اس منتر میں نہ دلیل ہے نہ دعویٰ۔ اگر کچھ ہے تو عجیب الخلقت کھمبے کا بیان۔ جس کو چھیل کر رگ بنایا گیا۔ اور گھس کر یجر۔ اور بال جس کے سام اور منہ اتھروانگرس ہے۔ اور معلوم نہیں کہ ایسا کہاں دیکھا گیا۔ کہ جس کو چھیل اور گھس کر وید بن گئے۔

اگر کہا جائے کہ یہاں سکنبھ سے مراد الیشور ہے (حالانکہ وید نے اس پر کوئی روشنی نہیں ڈالی کہ سکنبھ سے مراد کھمبے کے سوا کچھ اور بھی ہے) اور اسی سے رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو نکلے۔ تو ایسی حالت میں آریوں کو بتلانا چاہیئے کہ کیا تمہارا الیشور کوئی لکڑی ہے۔ جو چھیلا اور گھسا بھی جاتا ہے۔ اور جب اس کے بال اور منہ سام اور اتھرو ہیں۔ تو کیا وہ مجسم بھی ہے۔ اگر کہو ہاں۔ تو پھر ساتھ ہی یہ بھی مان لو۔ کہ وہ خدا نہیں۔ کیونکہ جو مجسم ہوگا وہ محدود ہوگا۔ جو محدود ہے وہ علیم نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ جو علیم نہیں وہ خدا بھی نہیں۔ پس جس سکنبھ یا کھمبے کو ویدوں علت بتلایا جاتا ہے۔ وہ وید ہی کی رو سے الیشور نہیں ٹھہرتا۔ اور جب الیشور نہ ٹھہرا۔ تو اس سے پیدا یا ظاہر ہونے والے وید بھی الیشوری گیان کہلانے کے مستحق نہیں۔

اگر کہا جائے کہ یہاں بطور استعارہ الیشور کا بیان ہے۔ تو یہ بھی سخت قابل اعتراض بات ہوگی۔ کہ ایک الہامی کتاب میں ایسے گھناؤنے استعاروں میں الیشور کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ امر بجائے خود ویدوں کو پایۂ الہام سے گرا رہا ہے۔

اس کے بعد دوسرا منتر اور اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ "رچہ سامانی چھندانسی پرانم۔ یجشا سہہ۔ اچھشٹات جگیرے سروے دوی دیوا دوی شرتہ"

ترجمہ۔ رچائیں۔ سام۔ چھند (یجر) اور یجر کے ساتھ ہی پوران اور بہشت میں رہنے والے بہشتی دیوتا، تمام دیوتا یگیہ کی جوٹھن سے پیدا ہوئے۔"

سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے سماجی دوست کس طرح اس کتاب کو الہامی ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جو کہ دلیل دینا تو الگ رہا دعویٰ بھی نہیں کرتی۔ کہ مجھے الیشور نے چار رشیوں پر ابتدائے دنیا میں نازل کیا۔ کہیں تو اس کی پیدائش کھمبے سے بتائی جائے۔ اور کہیں یگیہ کی جوٹھن سے۔ اب ناظرین خود ہی غور فرمالیں۔ کہ جس کتاب یا گیان کی پیدائش ہی عجیب و غریب کھمبے یا یگیہ کی جوٹھن سے ہو وہ الہامی کتاب کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے؟

کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ دعوے تو اس قدر بڑا۔ اور مہتم بالشان کہ دنیا میں سوائے وید کے اور کوئی کتاب ہی الہامی نہیں۔ مگر جس قسم کے منتروں کے بھروسے پر یہ دعویٰ کیا جائے۔ اور دیگر تمام کتابوں کو جعلی۔ مسروقہ اور انسانی تصنیف بتلایا جاتا ہے وہ اگر اپنے متعلق کچھ بتائیں۔ تو یہ کہ ہماری پیدائش کھمبے اور یگیہ کی جوٹھن سے ہوئی۔

اس قسم کی باتوں کو استعارہ کہہ بھی لیا جائے۔ مگر کیا وید کے الہامی ہونے کا عظیم الشان دعویٰ اسی قسم کے مہمل بے معنی اور مکروہ استعاروں میں بیان ہونا چاہیئے تھا؟ ہم اپنے سماجی دوستوں کی خدمت میں عرض کریں گے کہ وہ اس قسم کے بے معنے اور مہمل منتروں کے علاوہ کوئی واضح اور صاف منتر پیش کریں۔ جس میں وید کے الہامی ہونے کا نہ صرف دعویٰ ہو بلکہ دلائل بھی دئیے ہوں۔ تا کہ ہم دیکھیں اور معلوم کرسکیں کہ جس کتاب کو علوم حقہ کا مخزن بتلایا جاتا ہے وہ اپنے الیشوری گیان ہونے کو کس طرح ثابت کرتی ہے۔ لیکن ہم ببانگ دہل کہیں گے۔ کہ دن اور دن کا اکٹھا ہونا تو ممکن۔ مگر آریہ سماج کا وید سے چند ایسے منتر پیش کرنا جن میں کہ صاف طور پر ابتدائے دنیا میں چار رشیوں پر الیشور کی طرف سے ویدوں کے نازل ہونے کا دعوے اور اس کے دلائل رقم ہوں قطعی محال ...... اور ناممکن ہے۔ اور یہ ناممکن امر ہی ویدوں کی اصل حقیقت اور ان کی بے مائیگی کو عیاں کرنے کے لئے کافی ہے۔

دوسرا سوال

آریہ سماج جبکہ ویدوں کو الیشوری گیان اور کامل الہامی کتاب بتاتی ہے تو کیا وہ وید کے کسی ایسے مقام کا حوالہ بھی دے سکتی ہے جہاں الہام کی تعریف اور نزول کی کیفیت بتائی گئی ہو۔ تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے۔ کہ ویدوں کے نزدیک الہام اور نزول الہام کیا معنی اور مفہوم رکھتا ہے؟ اور کس طرح ابتدائے دنیا میں چار رشیوں پر الیشور کی طرف سے ویدوں کا نزول ہوا۔ اور بوقت نزول ان رشیوں پر کیا کیفیت طاری ہوئی۔ اور وہ کس رنگ میں خدا تعالیٰ کے مکالمہ و مخاطبہ کے شرف سے مشرف ہوئے؟

اگر کہا جائے کہ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۷۱ منتر ۳ میں جو لکھا ہے کہ:۔

"یگین واچہ پدویّ مائین تامن وِوندن رشی شو پرَ وِشٹام ۔۔ تام آبھریتا وید ہو پرُ اترا تام سپت ریبھا ابھی سن ونتے"

سماجی دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اس منتر کا حوالہ دینا ہمارے سوال کا جواب نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ اس منتر میں یا اس سے پہلے کے منتروں میں بھی نہ تو الہام کی تعریف بیان ہوئی ہے اور نہ ہی نزول کی کیفیت۔ منتر کے ترجمہ سے ہمارے اس بیان کی تصدیق ہو سکتی ہے جو یہ ہے۔ "پہلے اعمال نیک کی بدولت (؟) لوگوں نے کلام کی لیاقت حاصل کی اور رشیوں میں داخل ہوئی۔ کلام کو ڈھونڈھ پایا۔ اس کو لا کر انہوں نے سب میں پھیلا دیا سات دیو (گائتری وغیرہ سات بحر) اس کو گاتے ہیں" (آریہ درشن مصنفہ پنڈت راجہ رام صفحہ ۳۰)

احباب دیکھیں۔ اس منتر میں قطعاً کوئی ایسا لفظ یا فقرہ نہیں جس سے معلوم ہو سکے کہ وید کے نزدیک الہام کی تعریف کیا ہے۔ اور کس طرح الیشور نے چار رشیوں پر ابتدائے عالم میں وید نازل کئے۔ کیونکہ اس منتر میں (بلکہ پہلے منتروں میں بھی) نہ تو الیشور کا نام ہے۔ نہ ہی رشیوں کے نام کی تخصیص کہ وہ کون رشی تھے۔ اور نہ ہی اس امر کی وضاحت کہ کلام سے مراد کیا ہے؟

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

عـ۹۵۳۶ منکہ سیدہ سعیدہ بیگم بیوہ سید فرزند علی صاحب قوم سید عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے خاوند مرحوم کے ذمہ جو میرا حق مہر دو ہزار روپیہ تھا۔ وہ میں مرحوم سے زندگی میں ہی وصول کر چکی ہوں۔ علاوہ ازیں میرے پاس ایک ہزار روپیہ بصورت زیورات موجود ہے۔ گویا کل ۳۰۰۰ روپیہ اس وقت میری کل جائداد ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں کوشش کروں گی۔ کہ حقہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ اگر ایسا نہ کرسکی۔ تو میری جائداد سے وصول کرلیا جائے۔ صدر انجمن ہر طرح مختار ہے۔

الامۃ: سیدہ سعیدہ بیگم۔ گواہ شد: رقیہ صادق اہلیہ مفتی محمد صادق صاحب۔ گواہ شد: محمد عبد اللہ قریشی نائب صدر مسجد اقصیٰ گواہ شد: امۃ السلام بیگم بنت مرزا بشیر احمد صاحب

عـ۹۵۳۷ منکہ سعیدہ اختر زوجہ اشتیاق علی صاحب قوم شیخ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲۶ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور ۳۲ تولہ قیمتی ۳۲۰۰ اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند سے ۲۰/ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنے خاوند سے حق مہر لے چکی ہوں۔ میری جائداد اور جیب خرچ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری زندگی میں یا مرنے کے بعد اگر کسی قسم کی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: سعیدہ اختر موصیہ گواہ شد: اشتیاق علی خاوند موصیہ اسسٹنٹ میونسپل انجینیر ماڈل ٹاؤن دہلی گواہ شد: ڈاکٹر سردار علی سپرنٹنڈنٹ ہسپتال متعدی امراض کنگز وے دہلی

عـ۹۵۳۸ منکہ سعید احمد ولد میاں فیروز الدین قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت ۲۷ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد مبلغ ۵۰۰۰/ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری تنخواہ فی الحال ۸۵/ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد: سعید احمد موصی ۸/۷ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد: محمد علی اظہر دار الرحمت قادیان۔ گواہ شد: افضال احمد قریشی قادیان دار الرحمت۔

عـ۹۵۳۹ منکہ سید بیگم زوجہ محمود خان صاحب قوم راجپوت عمر ۶۰ سال بیعت ۲۴ء ساکن سکھانند ڈاک خانہ ..... ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ مبلغ ۲۴/ جو حق مہر تھا۔ جو کہ اپنے خاوند سے حاصل کر چکی ہوں۔ ڈنڈیاں طلائی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: سید بیگم موصیہ گواہ شد: محمد ابراہیم پسر موصیہ۔ گواہ شد: محمود خان خاوند موصیہ۔

عـ۹۵۴۰ منکہ عالم بی بی بیوہ عبدالکریم صاحب قوم ارائیں عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن درگانوال ڈاکخانہ دسوال پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۵ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے خاوند مرحوم کی جائداد چار گھماؤں اراضی زرعی قیمتی ۲۵۰۰/ صرف ہے۔ میرا حق مہر جو میرے خاوند مرحوم کی جائداد کے ذمہ ہے مبلغ ۵۰۰/ روپے ہے۔ باقی ۲۰۰۰/ کی جائداد میں سے ۱/۸ حصہ کی بروئے شریعت وارث ہوں۔ میں اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: عالم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد اسلم پسر موصیہ۔ گواہ شد: حکیم اللہ دتہ امیر جماعت درگانوال۔ گواہ شد: محمد دین الوردار البرکات

> ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

300

ہندوستان کی عورتو!

اس وقت آپ کی ذمہ داری سب سے اہم ہے

ہندوستان کی خواہش ہے کہ اس وقت ہر گھر والی بیوی اپنی بہترین فطری قابلیت کو بحیثیت غذائی منتظم کے استعمال کرے۔ تمام غذا جو آپ بچا سکتی ہیں فوری طور پر آپ کے ہم وطنوں کے لئے درکار ہے جنہیں اس وقت شدید ترین غذائی کمی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت کے ذمہ دار وہ سب کچھ کر رہے ہیں جو ممکن ہے تاکہ ملک کے ہر مرد عورت اور بچے کو یہ یقین دلا سکیں کہ اس نازک صورت حال کے ختم ہوتے تک اُس کے لئے زندگی بچانے کو کافی غذا موجود ہے۔ لیکن آپ بھی اس انسانی فرض میں مدد دے سکتی ہیں اپنی دعوتوں میں کمی کر دیجئے۔ اور ممکن ہو سکے تو انہیں بالکل ختم کر دیجئے۔ لیکن اگر آپ کو دعوتیں کرنا ہی ضروری ہے تو خیال رکھئے کہ اُس سے زیادہ کھانا نہ پکایا جائے جتنا کہ ضروری ہے۔ آپ چاول اور گیہوں کا صرف بھی کم کر سکتی ہیں جو غریبوں کی خاص غذا ہے۔ اس کا بدل آپ دوسری غذائی اشیاء سے کر سکتی ہیں جیسے ترکاریاں، دودھ سے تیار شدہ چیزیں، انڈے، گوشت یا مچھلی (جو بھی آپ کی غذا بن سکتی ہوں)۔ دوسرے لوگوں کے لئے سادہ لیکن صحت مند زندگی کی ایک مثال پیش کیجئے۔ اور اپنے اہل وطن ضرورت مندوں کی شکر گزارانہ دعائیں حاصل کیجئے۔ یہی کم سے کم ہے جو آپ کر سکتی ہیں۔

غذا بچایئے

اس طرح آپ

جانیں بچا سکتے ہیں

جاری کردہ۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۵ جولائی۔ برطانوی وزیر خارجہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مغربی طاقتیں آج تک حکمران چلی آئی ہیں۔ لیکن اب مشرق میں بھاری تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ اس لئے مغربی طاقتوں کو فوراً آگے بڑھ کر اپنے اندر تبدیلی کا ثبوت دینا چاہیے۔ ورنہ مشرقی طاقتیں ان پر چڑھ آئیں گی۔ اور حالات بے قابو ہو جائیں گے۔ مشرق کی بیداری نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق اور مغرب مل سکتے ہیں۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے سے تعاون کر کے ہی عالمگیر مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ انڈین ڈیفنس سروس کے قریباً نوے ہزار فوجیوں کو جو گذشتہ جنگ میں ناکارہ ہو چکے ہیں بارو زگار بنانے کے لئے ایک سکیم بنائی جا رہی ہے۔ جس کی رو سے بنگلور۔ مراد آباد۔ سکندر آباد۔ بریلی۔ راولپنڈی اور لاہور کے مختلف مراکز میں انہیں ٹریننگ دی جائے گی۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فی الحال سوتی کپڑے کے نرخ نہیں بڑھائے جائیں گے۔ بلکہ موجودہ نرخوں کو ہی بحال رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ انگلستان سے قمار بازی کا انسداد کرنے والی لیگ نے اپنی سالانہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ قمار بازی برطانیہ کی سب سے بڑی تجارت ہے۔ اس میں دو لاکھ افراد حصہ لیتے ہیں۔ صرف گھوڑ دوڑ اور کتا دوڑ پر ۳۴ کروڑ پونڈ کا لین دین ہوتا ہے۔

کراچی ۲۵ جولائی۔ گورنر سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ سندھ اسمبلی کا اجلاس ۱۲ اگست کو بلایا جائے۔ تاکہ حزب مخالف کو عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ ایک سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ فلسطین میں برطانوی حکومت کو مرعوب کرنے کے لئے یہودیوں نے صرف ایک دن میں ۲۴۲ مقامات پر ریلوے لائن توڑ دی۔ پولیس کی تین لاریاں اور تین ریلوے انجن تباہ کر دئیے۔ یہ سب کچھ ایک وسیع اور منظم سازش کا نتیجہ تھا۔

نئی دہلی ۲۶ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ ڈاک و تار کی ہڑتال کی حالت کافی سدھر رہی ہے۔ اڑیسہ۔ آسام اور بلوچستان میں ہڑتال بالکل نہیں ہے۔ بہار میں اکثر ہڑتالی کام پر آ گئے ہیں۔ مدراس۔ دہلی۔ کلکتہ۔ بمبئی لکھنؤ اور پٹنہ میں بھی ہڑتال کا زور کم ہو رہا ہے

بمبئی ۲۶ جولائی۔ محکمہ ڈاک کے ملازمین کی سٹرائیک کمیٹی کے ایک ممبر نے بتایا کہ گو اس وقت تک کمیٹی کوئی فیصلہ نہیں کر سکی۔ لیکن محکمہ کے ڈائرکٹر جنرل کے ساتھ ہماری بات چیت دوستانہ طور پر جاری ہے

نئی دہلی ۲۶ جولائی۔ دیوان چمن لال نے ایک بیان میں کہا کہ جنگ کے زمانہ میں دیگر سرکاری محکموں کی نسبت محکمہ ڈاک کے ملازمین زیادہ مشکلات اور تکالیف اٹھاتے رہے ہیں اس لئے حکومت کا یہ اعتراض غلط ہے کہ اگر اس محکمہ کو مزید مراعات دی گئیں۔ تو اس کا اثر دیگر محکمہ جات پر بھی پڑے گا۔

نیویارک ۲۵ جولائی۔ مصر نے اپنی اور دیگر عرب ممالک کی طرف سے اس امر کی درخواست بھیجی ہے کہ فلسطین کے معاملہ کو ۳ ستمبر کو ہونے والے سیکورٹی کونسل کے ایجنڈا میں شامل کیا جائے۔ مگر یہ درخواست منظور نہیں کی گئی۔

پیرس ۲۵ جولائی۔ فرانس میں اجناس خوردنی کی بلیک مارکیٹ کرانے والوں کو موت کی سزا دی جایا کرے گی۔ اس مقصد کے لئے ایک نئے قانون کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے۔

بمبئی ۲۵ جولائی۔ بمبئی اسمبلی کے اجلاس میں مسلم لیگ پارٹی نے یہ اعتراض کیا کہ اگست ۱۹۴۲ء کی شورش کے ایام میں کانگرس کا جو روپیہ ضبط کیا گیا تھا وہ موجودہ حکومت نے کیوں واپس کر دیا ہے۔ جبکہ دوسری سیاسی جماعتوں کا ویسے ہی حالات میں ضبط شدہ روپیہ واپس نہیں کیا گیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ ۱۹۴۲ء کی ضبطی غلط اور غیر منصفانہ ہونے کی وجہ سے یہ روپیہ واپس کیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۶ جولائی۔ آل انڈیا پوسٹمین اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین کی ہڑتال کمیٹی کا اجلاس آج پھر منعقد ہوا۔ لیکن تاحال کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔

نئی دہلی ۲۶ جولائی۔ آل انڈیا پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف فیڈریشن کے صدر دیوان چمن لال نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ محکمہ ڈاک کے ملازمین اور گورنمنٹ کے درمیان ان دنوں جو جھگڑا شروع ہے اسکے فیصلہ کے لئے مولانا ابوالکلام آزاد کو ثالث بنا لیا جائے۔

سرینگر ۲۶ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے دیر تک شیخ محمد عبداللہ سے ملاقات کی بعد میں آپ نے بتایا۔ کہ میں کل پھر ان سے ملوں گا۔ کشمیر کی سیاسی صورت حالات کے متعلق کوئی بیان دینے سے آپ نے انکار کر دیا

پٹنہ ۲۶ جولائی۔ صوبائی گورنمنٹ نے صوبہ کے اصلی اور پسماندہ باشندوں کی بہبودی کے لئے ایک نیا محکمہ قائم کیا ہے جس کا نام ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہوگا۔

بمبئی ۲۵ جولائی۔ حکومت بمبئی نے ایک مسودہ قانون تیار کیا ہے۔ جس کا مقصد تعدد ازدواج کا انسداد ہے۔ اس قانون کا اطلاق ہندوؤں سکھوں۔ جینیوں اور برہمو سماج سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر ہوگا۔ ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرنے والے کے لئے سزا مقرر کی جائے گی۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ حکومت پنجاب نے ڈاکٹری تعلیم میں لڑکیوں کی زیادہ تعداد شامل کرنے کے لئے امرتسر میڈیکل کالج میں ۲۵ فی صدی کی بجائے چالیس فی صدی نشستیں لڑکیوں کے لئے مخصوص کر دی ہیں۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ ایک ذمہ وار فوجی افسر نے بتایا۔ کہ فوجی محکمہ کے پاس ایک کروڑ روپے کا فالتو سامان موجود تھا جس میں سے قریباً بیس کروڑ روپے کا سامان اس سال فروخت کر دیا گیا۔

نیویارک ۲۵ جولائی۔ پانی کی سطح کے نیچے ایٹم بم گرانے کا جو تجربہ کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پانی کا ایک بہت بڑا پہاڑ دو ہزار فٹ کی بلندی تک چڑھ گیا بم کی وجہ سے جو دھواں ظاہر ہوا وہ آٹھ ہزار فٹ تک بلند ہو گیا۔ ۷۵ جہاز نشانہ کے لئے رکھے گئے تھے۔ جن میں سے دس جہاز ڈوب گئے بم پھٹنے سے جو آواز پیدا ہوئی۔ وہ امریکن ریڈیو سے بھی سنی گئی۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ سونا ۹۲/-/-
چاندی ۱۶۲/-/- پونڈ ۶۵/-
امرتسر سونا ۹۷/۸/-

لائلپور ۲۵ جولائی۔ گندم دڑہ ۹/۱۰۰
گندم فارم ۱۴/- ۹ گڑ ۲۱/- تا ۲۲
شکر ۲۱/۱۲ تا ۲۵/- گھی دیسی ۱۴۰/-

لاہور ۲۵ جولائی۔ مکانوں کے کرایہ کے کنٹرول کا قانون ماہ اگست میں ختم ہو جائیگا۔ نیا قانون پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں پاس ہو کر نافذ العمل ہوگا۔ اس لئے درمیانی وقفہ کے لئے مختلف اضلاع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیفنس رولز کے ماتحت مکانوں کے کرایہ پر کنٹرول کرنے کے احکام صادر کر دیں گے۔

کلکتہ ۲۶ جولائی۔ بنگال اسمبلی میں ایک کانگرسی ممبر نے صوبہ کی غذائی صورت حالات پر بحث کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کی۔ اور اپنی تقریر میں کہا۔ کہ حکومت قحط زدہ علاقہ میں چاول بھیجنے میں ناکام رہی ہے لیکن یہ تحریک منظور نہ ہو سکی۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں نئے آئین کے نافذ ہونے پر رائل انڈین نیوی اور انڈین آرمی کے تمام ایسے برطانوی افسروں کو جو انڈین نیوی اور انڈین آرمی سے علیحدہ ہونا چاہیں گے۔ یہ اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ رائل نیوی اور برطانوی فوج میں شامل ہونے کے لئے درخواست دے سکیں